

رسائلِ بہاولپوری

تالیف

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

تخریج

محمد سرور عاصم

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسائل بہاولپوری

مؤلف

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

تخریج و تصحیح

محمد سرور عاصم

مکتبہ اسلامیہ

نام کتاب .... رسائل بہاولپوری

مصنف .... پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

تحقیق و تخریج .... محمد سرور عاصم

ناشر .... پروفیسر عبدالغفار

طبع ہفتم .... اگست 2004ء

قیمت .... [redacted] روپے



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7244973

بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فیصل آباد فون: 041-631204

دعوت حق واتحاد

حنفی بھائیو! آؤ مل کر سوچیں کہ ہمارا تمھارا اتحاد کیسے ہو سکتا ہے؟ قرآن مجید میں ہے:

﴿قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَنْ لاَّ نَعْبُدَ اِلاَّ اللهَ وَ لاَ نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾[3:آل عمران :64]

butt

تو کہہ اے اہل کتاب! آؤ اس ایک کلمے پر جمع ہو جائیں جو ہمارے تمھارے درمیان مشترک ہے۔ آؤ یہ بھی اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں گے اور نہ کسی بڑے کی تقلید کریں گے اور (اگر وہ مان جائیں تو صلح ہے) ورنہ تم اعلان کر دو کہ اے دنیا کے لوگو! تم گواہ رہنا کہ ہم صحیح معنوں میں مسلمان ہیں۔

×

اس آیت کریمہ میں اتحاد کا ایک اصول بیان کیا گیا ہے جو چار دفعات پر مشتمل ہے۔

ایک ایجابی تین سلبی۔۔۔ ایجابی یہ کہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ (یعنی قرآن وحدیث پر کاربند رہنا ہوگا) اور سلبی یہ کہ نہ عملاً شرک کرنا ہوگا اور نہ اعتقاداً اور تقلید بھی کسی کی نہ کرنا ہوگی۔

اتحاد ایک بڑی ضروری چیز ہے بلکہ اب وقت کی سب سے بڑی پکار یہی ہے۔ کہ ہم ایک ہو کر دین کو اغیار کے حملوں سے بچائیں۔

کتنا تعجب ہے کہ جب اللہ ایک، اس کا دین ایک، تو ہم حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کیوں؟ یہ حنفی نماز، وہ شافعی۔۔۔ یہ ہماری حدیث، وہ ان کی۔۔۔ نماز اللہ کی اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی۔ اگر حدیث صحیح ہے تو سب کی، ورنہ کسی کی بھی نہیں۔

سعودی حکومت کو اللہ خیر دے کہ اس نے چاروں مصلوں کو لپیٹ دیا ہے۔ آپ

بھی حنفی‘شافعی‘مالکی‘حنبلی کی خانہ ساز تقسیم ختم کر دیں اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ایک ہو جائیں۔وہ نہ حنفی تھے نہ شافعی۔وہ باوجود فروعی اختلافات کے ایک تھے۔صرف اس لیے کہ ان میں شخصی تقلید کی آفت نہ تھی۔جب وہ حنفی شافعی اور صدیقی فاروقی وغیرہ کچھ نہ تھے۔لیکن ہم سے زیادہ دین دار تھے تو آخر آج ہم ان کے نقش قدم پر چل کر بغیر حنفی شافعی بنے دین دار کیوں نہیں ہو سکتے۔ان کو مسئلے کی ضرورت ہوتی تو کسی ایک عالم سے بلا تعیین پوچھ لیتے۔آج ہمیں بھی یہی کرنا چاہیے‘اور قرآن کا حکم بھی یہی ہے۔

﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ﴾

[النحل:16: 43-44]

”یعنی اگر مسئلے کا علم نہ ہو تو اہل علم سے بلا تعیین پوچھ لیا کرو۔“

آپ نے پہلا ستم یہ کیا کہ ائمہ دین میں سے چار کو چھانٹا اور پھر چار میں سے ایک کو لیا اور اس کے مقلد بن گئے۔

اگر اہل سنت کے امام صرف اور لازماً چار ہیں تو پھر خود صرف حنفی بن کر کیوں رہ گئے۔کیا صرف حنفی بننے سے بقیہ تین اماموں کا انکار لازم نہیں آتا؟اگر آتا ہے تو پھر آپ میں اور شیعہ میں کتنا فرق رہ جاتا ہے۔انھوں نے چار میں سے تین خلیفوں کا انکار کیا اور آپ نے چار میں سے تین اماموں کا ہم نے ان کو بھی سمجھایا اور آپ کو بھی لیکن آپ لوگ نہ مانے۔

وہ ایک خلیفہ کو لے کر علیحدہ ہو گئے اور آپ ایک امام کو لے کر۔اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ ان کے ساتھ نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ آپ کے ساتھ نہیں۔وہ یقیناً قیامت کے دن اس سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔اللہ والے‘اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ نہیں جایا کرتے اور نہ ہی وہ ایسی امتیں بنایا کرتے ہیں۔کیوں کہ نہ حضرت علیؓ نے شیعہ کو کہا کہ یوں کرنا اور نہ امام ابو حنیفہؒ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا۔کیا دنیا کا کوئی حنفی یہ دکھا سکتا ہے کہ امام صاحب نے کبھی یہ حکم دیا ہو یا خواہش ظاہر کی ہو کہ میری تقلید کرنا۔وہ تو یہی کہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے کہ:

”بغیر دلیل کے میری بات کو نہ لینا‘یعنی تقلید نہ کرنا“

لیکن حنفی علما ہیں کہ دین محمدی کو چھوڑ کر دین حنفی کی تبلیغ کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کی دعوت دیتے ہیں اور حقیقت میں یہ امام صاحب پر ظلم ہے۔

یاد رکھیے! آپ صرف حنفی بن کر پورے اہل سنت کبھی نہیں بن سکتے کیوں کہ آپ کے خیال میں اہل سنت کے چار امام ہیں۔ اب اگر چاروں حق پر ہیں تو آپ ایک چوتھائی اہل سنت ہیں۔ کیوں کہ چاروں میں آپ صرف ایک امام کے مقلد ہیں۔

اگر اس کے باوجود آپ اہل سنت ہونے کا دعویٰ کریں تو پھر باقی تین امام اہل سنت نہیں رہتے کیوں کہ "جہاں اختلاف ہوگا وہاں حق ایک کے پاس ہوگا" جیسے امام کے پیچھے الحمد کا پڑھنا ہے۔

امام شافعیؒ کہتے ہیں:

"الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی، خواہ امام کے پیچھے ہی ہو۔"

"امام ابو حنیفہؒ پڑھنے سے منع کرتے ہیں بلکہ منھ میں آگ پڑنے کی وعید سناتے ہیں۔"

اب جس کا مسئلہ سنت رسولؐ کے مطابق ہوگا وہ ٹھیک اور دوسرا غلط۔ مسئلہ خلاف سنت میں تقلید کرنے والا اہل سنت کہاں؟

اگر آپ یہ کہیں کہ اہل سنت کے چار امام ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حق ان چاروں کے اندر دائر ہے یعنی کبھی کسی کی بات حق ہوتی ہے کبھی کسی کی تو بھی کسی خاص امام کی تقلید کرنے والے شخص کے بعض مسائل ضرور خلاف سنت ہوں گے۔

غرض کسی ایک کی تقلید کرنے والا ناقص العقل والدین ضرور رہے گا اس کو اصل اور مکمل چیز کبھی نہیں مل سکتی۔

اگر آپ صحیح معنوں میں اہل سنت بننا چاہتے ہیں تو سنت کی تلاش کریں خواہ وہ کسی امام سے ملے، اگر آپ نے کسی ایک خاص امام کی تقلید کی تو آپ کا دین کبھی مکمل نہیں ہوگا۔ کیوں کہ نبی کا سارا علم کسی ایک سینے میں جمع نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر آپ کا یہ دعویٰ ہو کہ رسول کریم ﷺ کا سارا علم امام صاحب کے پاس تھا تو پھر خوشی سے تقلید